www.emarsiya.com

سلام

مروّت میہماں سے یوں ہر اک پیماں شکن توڑے
نہ دے پانی کا قطرہ ، دم شہنشاہِ زمن توڑے

مٹایا باغیوں نے ہے غضب یوں باغ زہرا کا
شگوفہ توڑے ، غنچہ توڑے ، گل ہائے چمن توڑے

یہی قسمت میں تھا ماں نے کہا نعشِ سکینہؑ پر
کہ زنداں کی زمیں ہو ، دم یہ آوارہ وطن توڑے

علیؑ مرقد میں آئے یا تنِ بے جاں میں جان آئی
کھلیں آنکھیں خوشی نے بڑھتے ہی بندِ کفن توڑے

کہا زینبؑ نے شہؑ سے دوں رضا مرنے کی اکبرؑ کو
غضب ہے رشتۂ امید کو یہ کشتہ تن توڑے

یہ ارماں تھا مجھے سہرا بندھے دولہا بناؤں میں
یہ اٹھارہ برس کا آسرا کیوں کر بہن توڑے

یہاں اک ہاتھ میں قرآں ہے ، اک میں دامنِ عترت
وہ بیٹھے رشتہ ہائے رہا جو پیماں شکن توڑے

سنانِ ظلم نے اکبرؑ ہی کا سینہ نہیں توڑا
جگر زینبؑ کا چھیدا اور قلوبِ پنجتنؑ توڑے

فریدؔ انصاف اٹھا ، ہیں قدر داں دو عیب ہیں لاکھوں
عبث ہے عرش کے تارے اگر اہلِ سخن توڑے

مرثیہ

تہلکہ حملۂ علی عباسؑ سے تھا بپا

درحالِ حضرت عباسؑ

سنہ تصانیف

1945

www.emarsiya.com

تہلکہ حملۂ عباسؑ علی سے تھا بپا

تہلکہ حملۂ عباسؑ علی سے تھا بپا
مضطر اسوار پیادوں کے نہ تھے ہوش بجا
رنگِ رُخ آئینہ کرتا تھا دلوں کا نقشہ
خوں کے چھڑکاؤ سے پرہول تھا میدان وغا
جان کے خوف سے نامردوں کے لرزاں دل تھے
ڈھیر تھے لاشوں کے سر ڈھنتے ہوئے بسمل تھے

(۲)

ناگہاں فوج سے اک گبرِ بد انجام بڑھا
بادۂ کبر و تبختر کا پیے جام بڑھا
جھومتا فیل دماں جانبِ ضرغام بڑھا
جیسے تاریکیٔ شب یوں وہ سیہ فام بڑھا
فربہی یہ کہ فرس پست ہوا جاتا تھا
قلعہ آہن کا لئے کوہ چلا آتا تھا

(۳)

دیو کے روئیں کھڑے ہوں وہ کریہ المنظر
ہے سیہ بادۂ سر جوش کا اوندھا ہوا سر
شکنیں خشم جبین پر ہیں کشیدہ خنجر
آنکھیں سفاک کی خونیں کہ لگے دیکھ کے ڈر
جو کہ فولاد سے کٹتا رہا ایسا تن ہے
جس پہ خوں سیکڑوں مظلوموں کا وہ گردن ہے

(۴)

سینہ پُر کینہ وہ دل جس میں ہے اصنام کا گھر
نہ ہوئی خیر کبھی جن سے وہ دستِ خود سر
ستم و جور و جفا پر جو بندھائی وہ کمر
پڑ وہ جن سے کہ قائم ہے رہ باطل پر
کفر کا جذبہ اسے کھینچ کے یاں لایا ہے
ابن حیدرؑ سے پئے جنگ و جدال آیا ہے

(۵)

خود فولاد و گراں وزن ہے رکھتے سر پر
آہنی درع پہ ملعون کی جوشن بکتر
ذاب میں تیغ کمر میں ہیں دو دھارے خنجر
ہاتھ میں نیزہ ہے اور پشتِ فرس پر ہے سپر
فن کے غرے میں جوانی کی طرح جوش یہ ہے
تیر ترکش میں چندہ ہیں کماں دوش پہ ہے

(۶)

پلٹے تعجیل سے یہ بھاگتا لشکر چھوڑا
برق جولاں ہوا اک آن میں پہونچا گھوڑا
ڈر کیا اُس نے خدنگ آپ نے مرکب موڑا
تیر ان کے نہ لگا جب تو دل اُس کا توڑا
ہو کے حیران و خفیف اُن کی طرف تکنے لگا
منہ میں جو لاف و گزاف آیا شقی بکنے لگا

www.emarsiya.com

(۷)

کہتا تھا کون ہے دنیا میں مقابل میرا
سنگ و فولاد سے ہے سخت کہیں دل میرا
کلمہ پڑھتا ہے ہر اک ماہر و کامل میرا
اور پانی بھی نہیں مانگتا گھایل میرا
تیر پڑ جاتا اگر ساری حقیقت کھلتی
زد سے بچتے نہ تو ان ہاتھوں کی قوت کھلتی

(۸)

لاکھ جرّار ہوں رکتی نہیں میری تلوار
ابرِ شمشیر رہا کرتا ہے رن میں خوں بار
روح کو تن سے جدا کرتی ہے اس تیغ کی دھار
لاشۂ دشمن کا میرے روندتا ہے یہ رہوار
چھین کر تاج ملک تخت اُلٹ دیتا ہوں
دم میں نقشہ لڑائی کا پلٹ دیتا ہوں

(۹)

قتل اتنے کیے نامی کہ نہیں نام بھی یاد
اُن کے سر کاٹے ہیں جلّاد کے جو تھے جلّاد
کھنچتی اس کرب سے تھیں کرتی تھیں روحیں فریاد
کلّۂ شیر کو چیروں وہ ہے پنجہ فولاد
کبھی دبتا ہی نہیں سخت و قوی دشمن سے
مجھ سا ماہر نہیں دنیا میں کوئی اس فن سے

(۱۰)

رن سے پلٹا نہ کبھی جنگ نہ جب تک ہوئی سر
لوہا مانے ہوئے اپنا ہیں سبھی اہلِ ہنر
بھوکے پیاسے کئی دن کے ہیں یہ بے کس بے پر
لڑتا ایک ایک اگر مجھ سے نہ ہوتے سر بر
بودے نا تجربہ کاروں کے سبب شیر ہوئے
آ پڑے سیکڑوں پر لاشوں کے یوں ڈھیر ہوئے

(۱۱)

جان و عزت سے نہیں دہر میں کچھ بھی پیارا
وہم نے شہرت و تعریف کے سب کو مارا
طاقتِ سلطنتی سے ہے کسی کو چارہ
ساتھ دولت کے ہے دولت کے زمانہ سارا
مر مٹیں داد شجاعت کوئی دے سکتا ہے
مدح شبّیرؑ کا نام بھی لے سکتا ہے

(۱۲)

جو جو ساتھ آئے تھے زنجیرِ محبت میں اسیر
ذمّہ دار ان کے اگر ہیں تو جناب شبّیرؑ
سانسیں کچھ لینے کو جیتے تھے کئی ایسے تھے پیر
سخت افسوس وہ تک ہوگئے نذرِ شمشیر
رن کا دکھ درد نہ اس عمر میں سہنا تھا انہیں
منتظر موت کا اک گوشہ میں رہنا تھا انہیں

(۱۳)

صلح شبّرؑ کی طرح کیوں نہیں کرتے حضرت
تھے بڑے بھائی بری کیا تھی حسنؑ کی سیرت
ختم یہ جملہ مصائب ہیں جو کر لیں بیعت
حیف صد حیف اولی الامر سے ایسی نفرت
مانا فرض انہیں شاہؑ کا جو فرماں ہو
ہے عجب سبطِ نبیؐ منحرفِ قرآں ہو

(۱۴)

تن کے فرمایا یہ کیا بکتا ہے او ہرزہ سرا
دہر میں کون سمجھ سکتا ہے تجھکو یکتا
بھوکے پیاسوں پہ جو غالب تجھے جانا جاتا
ہوتی لشکر کی نہ فوجوں کی ضرورت اصلا
صرف کر دے گا جو یہ تاب و تواں دشمن میں
فوج کثوائی مگر تجھکو نہ بھیجا رن میں

(۱۵)

لڑنا اس لشکرِ جرار سے ہمت کی دلیل
کثرت افواج کی تصدیق شجاعت کی دلیل
قتل پیاسے ہوں یہ ہے تشنگیِ امت کی دلیل
بے لڑے دعوے تیرے صاف حماقت کی دلیل
تو ہے کیا ہرزہ سرائی سے تری ظاہر ہے
جوہرِ تیغ دکھا فن کا اگر ماہر ہے

(۱۶)

پست احساس نہ اللہ و نبیؐ سے تجھے ڈر
شہؑ کی ذہنیت عالی یہ ہے او بانیٔ شر
جان مال آبرو اولاد ہو قرباں حق پر
آنچ اسلام پہ قرآن پہ آئے نہ مگر
پاسِ ایماں ہے انہیں خوف نہیں شاہ کا ہے
اُس کی رحمت پہ نظر ڈر ہے تو اللہ کا ہے

(۱۷)

نہ فنا ہوگی کبھی قوتِ حقانیت
سلطنت جس کو زوال اس سے دبے کیا طاقت
روشنی دیں کی ہے دنیا کی بنائی خلقت
حق پہ قربان ہیں شہؑ دیکھنا تو انکی قدرت
ذرہ ذرہ کی زبان اُن کی کہانی ہوگی
آج اسلام کی بھر پور جوانی ہوگی

(۱۸)

راہِ معبود کے دکھ درد ہیں آرامِ حسینؑ
کیوں نہ اسلام ہو پھر بندۂ بے دامِ حسینؑ
نہ مٹے دینِ پیمبرؐ ہے یہی کامِ حسینؑ
نقش ہو کر دلِ عالم پہ رہے نامِ حسینؑ
مقصدِ شہؑ جو ہو پورا تو نہیں ہر سکتے
اُٹھ کے دنیا سے بھی شبیرؑ نہیں مر سکتے

www.emarsiya.com

(۱۹)

نہ کیا جبر ہر اک فاعل مختار رہا
چھوڑدو ساتھ بھی شاہؑ کا اصرار رہا
ذکر اس بغض و عداوت کا یہ تکرار رہا
روئے دیدار پلٹ جانے سے انکار رہا
روکتے بھی تو بھلائی تھی برائی کیا تھی
شہؑ پہ ہوتے جو فدا بہتری عقبیٰ تھی

(۲۰)

مترشح تری باتوں سے ہے یہ بھی گمراہ
قتل کروا دیا کتنوں ہی کو بیٹھے رہے شاہ
کور دل ڈال تو ترتیب شہادت پہ نگاہ
سامنے عقل کی حکمت کی نظر آئے گی راہ
ہیں زمانے کے امامؑ ابن پیمبرؐ ہیں آپ
جملہ عالم سے ہر اک امر میں بہتر ہیں آپ

(۲۱)

سہل و آساں ہے پھرے اپنے گلے پر خنجر
ضبط مشکل جو کٹے سامنے دل اور جگر
ظلم کیا کیا نہ ہوئے گود کے پالے ہوؤں پر
دیکھیں یہ صبر تو ایوبؑ گریں غش کھا کر
کتنی موتیں ہوئیں شہؑ کی یہ ستم سہنے سے
کام بنتا تھا مگر ایسے ہی غم سہنے سے

(۲۲)

قاتلِ سبطِ نبیؐ ہوں جو مسلماں یہ تمام
بے حیا دہر میں اسلام نہ ہوگا بدنام
اک طرف خلق کا خون اک طرف قتلِ امامؑ
مٹنے دیتے وہ کیوں عظمتِ دینِ اسلام
چاہتے ہیں ہو گناہوں سے پشیماں دشمن
میرے خوں سے نہ رنگیں ہاتھ مسلماں دشمن

(۲۳)

صلح کی تھی حسنؑ سبز قبا نے واللہ
توبہ کر توبہ نہیں جانتا تہمت کا گناہ
صلح نامے سے ہے آئینہ ہیں الفاظ گواہ
صاف روشن ہے کہ بیعت نہیں کی او گمراہ
جو بزرگوں کے چلن تھے وہی کردار رہے
ہر گھڑی صلح پہ شبیرؑ بھی تیار رہے

(۲۴)

ایسے فاسق کو اولی الامر کہے گا اللہ
فرض اُس کی ہے اطاعت جو ہو خود ہی گمراہ
مانا یہ شاہ مراد اس سے ہیں لیکن وہ شاہ
شہِؑ کونین ہو اور دین کی ایماں کی پناہ
واجب اس وجہ سے ہر اک پہ اطاعت ہوگی
کہ خطاؤں سے بچاتی ہوئی عصمت ہوگی

www.emarsiya.com

(۲۵)

جس کا جد ختمِ رُسل خود ہو امامؑ ابنِ امامؑ
جد بھی وہ جس پہ کہ نازل ہوا خالق کا کلام
منحرف حق سے وہ ہوجائے گا او بد انجام
کیا سمجھ سکتا ہے ملعونِ خدا کے احکام
گرسنہ تشنہ دہن تیرا نبیؐ زادہ ہے
زر کی امید میں تو قتل پہ آمادہ ہے

(۲۶)

کُل عالم بخدا کی ہوگی حکومت ان کی
رمزِ قرآں کے یہ سمجھے ہیں شریعت ان کی
کوے باطن نظرِ حق میں ہے عزت ان کی
ہیں اولی الامر یہی فرض ہے بیعت ان کی
جانشینِ حسنؑ و حیدرؑ و پیغمبرؐ ہیں
منحرف ان سے جو ہیں منحرفِ داورؐ ہیں

(۲۷)

کب نہیں ظلم پہ تیار بد انجام رہے
کوئی پروا نہ ہوئی موت کے پیغام رہے
تھے جو خاصانِ خدا ان کے یہی کام رہے
خود رہیں یا نہ رہیں دہر میں اسلام رہے
بڑھ کے آغاز سے انجام کہیں نیک ہوا
اس امانت کا امیں ایک کے بعد ایک ہوا

(۲۸)

وہ کیا شہؑ نے جو ایماء مشیت سمجھے
نہ کبھی نام کی شہرت کی حقیقت سمجھے
جان سے بڑھ کے امانت کی حفاظت سمجھے
اپنی ہستی کی یہی ایک ضرورت سمجھے
دینِ اسلام کو یوں اپنی اماں میں لیں گے
وقت آجائے تو اصغرؑ کو فدا کردیں گے

(۲۹)

فائدہ تو نے لگائی ہے جو بیکار کی بڑ
خود ستائی ہے عبث رن میں جو آیا ہے لڑ
کھینچ تلوار رجز خوانیاں کر کے نہ اکڑ
ہے جواں مرد تو آ سامنے میدان پکڑ
یاوہ گوئی سے زباں کے تو بہت وار چلے
جوہرِ فن بھی ذرا دیکھ لیں تلوار چلے

www.emarsiya.com

رباعی

حیدرؑ کی دمِ نزع جو صورت دیکھی
سمجھا میں کہ یاسین کی صورت دیکھی
آنکھیں مری کھولیں جو بند آنکھ ہوئی
سوتے سوتے اٹھا تو جنت دیکھی

رباعی

حیراں ہے عقل وصفِ حیدرؑ کیا ہو
ہیں ہیچ ہماں اگر کہیں بیجا ہو
قربت کی یدُاللہ کی بس وہ سمجھے
جو پردۂ قدرت کے قریں پہنچا ہو

رباعی

جو ہے غمِ شبیرؑ میں دیوانہ ہے
ہر آنکھ چھلکتا ہوا پیمانہ ہے
مستانِ مئے حُبِّ علیؑ بیٹھے ہیں
مجلس نہیں کوثر کا یہ میخانہ ہے

سلام

ملی ذاکر کو رفعت فاطمہؑ کے مہ جبینوں سے
ارم دیکھا ترقی یہ ہوئی منبر کے زینوں سے

ہوا ذکرِ مصیبت اشکِ خونیں ڈبڈبا آئے
مئے حبِ علیؑ کا رنگ پھوٹا آبگینوں سے

وہ معدن ہے یہ سینہ سے فشانی سے ہے افزائش
یہ گنجینہ کہیں بہتر ہے شاہوں کے خزینوں سے

توکل جن کا شیوہ فقر و فاقہ پہ ہے فخر ان کو
فقیر اللہ کے ملتے نہیں مسند نشینوں سے

کہا صغراؑ نے رو کر خبر بابا کی ہو اے نانی
وہ تازہ خوں ہوئی جو خاک رکھی تھی مہینوں سے

ولا کا جوہر الفاظِ ثنا سے یوں ہویدا ہے
کہ نکلے جیسے لو الماس کے چیدہ نگینوں سے

علیؑ کا مصحفِ ناطق نمازِ صبح پڑھتا ہے
جو تیر آتے ہیں ناصر روکتے ہیں اپنے سینوں سے

نمازی کربلا کے آ رہے ہیں غل ہے محشر میں
ستارہ بن کے چمکے ضوفشاں ہیں یوں جبینوں سے

مرے خرمن کے سب دانوں پہ میرے حق کی مہریں ہیں
ہو صرفہ با کل ممکن نہیں یہ خوشہ چینوں سے